اکائی ۳

ترجمہ کے عملی مراحل

اکائی کے اجزاء

مقصد

تمہید

ترجمہ کے عملی مراحل

خلاصہ

سوالات

معاون کتابیں

مقصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ طلباء اس کو پڑھنے کے بعد

- ترجمہ نگاری کے عملی مراحل سے واقف ہو جائیں۔
- ترجمہ کرنے کے دوران ان مراحل کو عملی طور پر ہوئے بروئے کار لائیں۔
- ترجمہ کرنےٍ کے بعد ترجمہ شدہ مواد کا جائزہ لے سکیں کہ آیا تمام مراحل بخوبی طے پائے یا کوئی مرحلہ چھوٹ گیا ۔

تمہید

ہر کام کو انجام دینے کے لئے جس طرح فنی طور پر کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں ، اسی طرح اس کے مختلف عملی مراحل ہوتے ہیں، جن کو طے کرنے بعد ہی کوئی کام صحیح طور پر پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔

ترجمہ نگاری بھی ایک نازک اور پیچیدہ عمل ہے، جو ذمہ داریوں اور دشواریوں سے عبارت ہے، اگر اس عمل کو مرحلہ وار انداز میں پورا کیا جائے تو نہ صرف یہ کہ ترجمہ نگاری میں قدرے آسانی ہو گی بلکہ معیاری ترجمہ وجود میں لانے اور ترجمہ کے حسن و قبح کو جانچنے میں بھی یہ حکمت عملی معاون ثابت ہو گی۔

ترجمہ نگاری کو بنیادی طور پر چھ مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہےٍ جس میں ہر مرحلہ مترجم کی پوری توجہ کا متقاضی ہوتا ہے کہ مترجم اس کو طے کرنے کے بعد ترجمہ شدہ مواد کا جائزہ لیتا رہے۔

ترجمہ کے عملی مراحل

ترجمہ نگاری کو بنیادی طور پر مندرجہ ذیل پانچ مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا مرحلہ

فن ترجمہ کے اصول سے واقفیت

پچھلے صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ترجمہ نگاری ایک فن اور پیشہ ہے، جس کا تعلق زبان اور ادب سے ہے لہٰذا ترجمہ نگاری سے پہلے مترجم کو فن ترجمہ کے اصول و قواعد سے واقف ہونا ضروری ہے جن کو وہ دوران ترجمہ بروئے کار لا سکے، یہاں ہم اچھے ترجمہ کی اہم شرطوں اور عملی تقاضوں کو بیان کرتے ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ اصل تصنیف کی زبان، اس کے ادب اور اس کی قومی تہذیب سے نہ صرف واقفیت بلکہ دلچسپی ہو، اس لیے کہ مترجم دو زبانوں اور دو قوموں کے درمیان لسانی اور ثقافتی سفیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

دوسری اہم شرط اپنی زبان پر اس کی قدرت اور نئے خیالات کے اظہار کے لیے نئے الفاظ، ترکیبیں اور اصطلاحات وضع کرنے کی استعداد ہے۔

تیسری شرط تصنیف کی زبان سے ایسی گہری واقفیت ہے کہ وہ اس کی باریکیوں، گہرائیوں اور تہہ داریوں کو بخوبی سمجھ سکے۔

چوتھی شرط اور ضرورت یہ کہ اصل تصنیف جس عہد اور جس موضوع سے تعلق رکھتی ہے، اسی عہد کی زندگی، زبان اور اس موضوع کی اہم تفصیلات سے مترجم کی واقفیت ہو۔

پانچویں اور آخری، لیکن سب سے اہم شرط ادبی ترجمہ کی صلاحیت، دلچسپی اور شوق و شغف اور انہاک ہے۔ اگر یہ نہیں تو دوسری تمام شرائط کی تکمیل بھی کامیاب ترجمہ کی ضمانت نہیں ہو سکتی۔

درج ذیل اصول ایک اچھے مترجم کے پیش نظر رہنا ضروری ہیں:

1 ”۔اصل عبارت کسی حالت میں مترجم کی نگاہ سے اوجھل نہیں ہونی چاہیے کیونکہ مترجم بہر صورت متن کے مرکزی خیال کا پابند ہے۔

2۔ مترجم کو اپنی جانب سے حذف واضافہ کا کوئی حق حاصل نہیں نہ صرف عبارات بلکہ تشبیہات اور استعارات میں بھی اس کو کسی کتر بیونت کا اختیار نہیں ہے، اس سے انحراف علمی بددیانتی متصور ہوگی ۔ حتی کہ ترجمہ میں سہولت کے لیے متن کو آگے پیچھے کرنے کا بھی حق نہیں، اصل عبارت میں کسی طرح کی ترمیم کا جواز نہیں، البتہ عبارت اگر طویل ہونے کی وجہ سے ترجمہ میں ثقل پیدا ہو رہا ہو تو اس کو چھوٹے چھوٹے جملوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

5۔ زبان و بیان کے پیچ و خم کا لحاظ رکھنے کے ساتھ ساتھ موضوع کے لسانی، ادبی، علمی، تاریخی، سماجی اور شخصیاتی پس منظر کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے نیز ترجمہ میں اصل کے کرداروں کی جغرافیائی حیثیت کا خیال رکھتے ہوئے ایسے الفاظ یا اسماء لائے جائیں جس سے اصل کے کرداروں کی بھرپور ترجمانی ہوسکے۔

8۔ ترجمہ گہری نظر اور حاضر دماغی سے کرنا چاہیے تاکہ لفظوں کے پردے میں چھپے ہوئے تہہ دار جلوہ ہائے معانی بھی آشکار ہوسکیں ورنہ سرسری نگاہ کا ترجمہ زبان کی بہت ساری داخلی لطافتوں کو مجروح کرتا چلا جائے گا اور جو مفہوم اور اشارے ان الفاظ کی پشت سے جھانک رہے ہیں وہ ترجمے میں غائب ہوجائیں گے۔

۹) صحیح ترجمہ اس وقت تک وجود میں نہیں آسکتا جب تک کہ ایک سے زائد مستند لغات اور معاجم کی طرف مراجعت نہ کی جائے ، مترجم کو اعلیٰ اور مستند لغت کا سہارا ضرور لینا چاہیے صرف حافظہ پر بھروسہ کرنا مناسب نہیں، کیونکہ ایک ایک لفظ اپنے اندر کئی معانی رکھتا ہے، اور بسااوقات بادی النظر میں آسان نظر آنے والے الفاظ کے عام معانی صاحب مضمون کی مراد نہیں ہوتے بلکہ وہ اس لفظ کے ذریعہ عام معانی سے ہٹ کر دوسرے معنی مراد لینا چاہتا ہے ۔

اسی طرح کسی بھی لفظ کے کئی مترادفات اور نظائر پائے جاتے ہیں لیکن ان میں بہت دقیق اور باریک فرق ہوتا ہے، چنانچہ کسی بھی لفظ کا ترجمہ کرنے سے پہلے اس کے مترادفات پر بھی نظر ڈال لی جائے تاکہ مطلوبہ لفظ کی صحیح ترجمانی کرنے کے مناسب مرادف استعمال کیا جاسکے۔

لہٰذا یہ ضروری ہے کہ معانی کے تعیین سے قبل ایک سے زائد معانی پر اچھی طرح غور کرلے، تاکہ اس لفظ کے تمام معانی میں سے یہاں کونسے معنی سیاق و سباق کے اعتبار سے مناسب ترین ہوسکتے ہیں ۔

دوسرا مرحلہ

متن کی تحلیل و تجزیہ

ترجمہ نگاری کے اس دوسرے مرحلہ میں نہایت باریک بینی کے ساتھ متن کی تحلیل اور اس کا نحوی صرفی اور بلاغی پہلوؤں سے تجزیہ کیا جائے گا ، اس سلسلہ میں عبارت کے اجزائے کلام ، جملوں کی نشست و برخواست اور تراکیب و متعلقات کو دیکھا جائے گا۔

متن اگر عربی زبان سے تعلق رکھتا ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ جملہ میں کس جزء کا تعلق کس سے ہے، کلام کے مسند الیہ اور مسند کی شناخت کی جائے گی، اور دیکھا جائے گا کہ کون سا لفظ جملہ میں نحوی طور پر کیا حیثیت رکھتا ہے ، آیا وہ مبتدا ہے یا خبر ہے ، فاعل ہے یا مفعول ہے ، جملوں میں پائی جانے والی ضمائر کے مراجع متعین کئے جائیں گے ، صرفی اصول و قواعد کی رو سے صیغوں اور ابواب کی تعیین کی جائے گی، تاکہ ابواب کی خاصیات کے لحاظ سے ترجمہ میں مناسب الفاظ کا انتخاب کیا جا سکے ، نیز یہ بھی دیکھا جائے گا کہ جملہ میں کوئی محذوفات تو نہیں ہیں جنہیں بلاغت کے پیش نظر حذف کر دیا گیا ہو ۔

اسی طرح متن اگر انگریزی زبان سے تعلق رکھتا ہو تو Subject , Predicate, Noun , Verb, Adverb, Adjective , اور دیگر اجزائے کلام کی تعیین کی جائے گی، اور جملہ میں ان کی حیثیت کو متعین کیا جائے گا ، ۔یہی کام اردو زبان کے متن میں بھی کیا جائے گا، اور اردو زبان کے قواعد کی رو سے اجزائے کلام کی شناخت کی جائے گی ۔

ترجمہ نگاری سے پہلے یہ شناخت کرنا اس لئے ضروری ہے کیوں کہ جب تک اجزائے کلام کا محل اور حیثیت معلوم نہ ہو جائے ترجمہ شروع نہیں کیا جا سکتا، ورنہ مبتدا کا ترجمہ خبر سے ، فاعل کا مفعول سے ، یا متعلقات کا ترجمہ کسی دوسرے سے کر دینے کا پورا احتمال رہتا ہے۔

تیسرا مرحلہ

الفاظ کے معانی کا تعین

ترجمہ نگاری کے دوران عبارت کے تحلیل و تجزیہ کے بعد تیسرا مرحلہ عبارت کے الفاظ کے معانی کی گہرائی تک پہنچنا ہے تا کہ ان معانی کو مطلوبہ زبان کے الفاظ میں ڈھالا جاسکے ، اس عمل کے دوران اس بات کا پورا پورا لحاظ رکھاجائے کہ اصل متن کے اسلوب کی حتی الامکان پیروی کی جائے اور ساتھ ہی ساتھ مطلوبہ زبان میں ان مفاہیم کو ادا کرنے کے لئے مناسب طرز تعبیر کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے ۔ کہ متن مین موجود الفاظ یہان کس معنی مین استعمال ہوئے ہین ، کسی بھی لفظ کے معنی کے تین پہلو ہو سکتے ہین ،۔

ا : لغوی معنی: Lexical Meaning

لغوی معنی سے مراد لغوی طور پر اس لفظ کے مادہ سے نکلنے والے معنی، مترجم سب سے پہلے لفظ کے لغوی معنی مستند اور معتبر لغات مین تلاش کرے گا تا کہ لفظ کے مادہ کا اصل مفہوم اور اس کے لغوی معنی سمجھنے مین مدد مل سکے ، چاہے اس کے لئے اس کو یک لسانی لغت کی طرف رجوع کرنا پڑے یا دو لسانی لغت کی طرف رجوع کرنا پڑے، لفظ کے مادہ تک پہنچ جانے اور اس کے لغوی معنی سمجھ لینے کے بعد دوسرا قدم لفظ کے اصطلاحی معنی سمجھنا ہے، کیوں کہ اکثر الفاظ کے عموما دو معنی ہوتے ہیں، لفظی معنی اور اصطلاحی معنی ۔

۲ : اصطلاحی معنی : Technical Meaning :

اصطلاحی معنی سے مراد لفظ کے لغوی معنی کے علاوہ کسی خاص فن میں اس لفظ کے کوئی متعین معنی مراد ہوتے ہیں۔ مثلا Interpretation کے لغوی معنی ترجمانی کرنا ہیں، لیکن مذہبی اصطلاح میں اس کے معنی تفسیر و شرح کے ہیں۔

اصطلاحات کے سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ اگر کسی علمی کتاب کا ترجمہ کرنا مقصود ہے تو مترجم پر فرض ہے کہ پہلے اس کا بغور مطالعہ کرکے اصطلاحات کونشان زد کرے اور پھر ان کی فہرست تیار کرلے ، اس کے بعد موزوں ترجمہ تجویز کرکے ان اصطلاحات کا شروع سے اخیر تک ہر جگہ وہی ترجمہ استعمال کرے تاکہ مفہوم میں یکسانیت رہے ، اس سے ترجمے میں بے ساختگی اور باقاعدگی آتی ہے، اور قاری ان اصطلاحات کو سمجھنے میں کسی الجھن کا شکار نہیں ہوتا، ورنہ اگر ہر جگہ اصطلاح کا ترجمہ مختلف انداز سے کیا جائے تو الجھن پیدا ہو سکتی ہے ۔

۳ : سیاقی معنی: Contextual Meaning

سیاقی معنی سے مراد وہ معنی ہیں جو سیاق کلام کے ذریعہ سمجھ میں آسکتے ہیں، کیونکہ بسااوقات کسی کلمہ کے مفرد معنی کچھ اور ہوتے ہیں، لیکن جب اس کو کسی متعین سیاق وسباق کے ساتھ جوڑ دیا جائے تواس معنی مختلف ہو جاتے ہیں، یعنی اس کے سابقہ یالاحقہ کے طور پر کوئی کلمہ لگادیا جائے تو وہ لفظ کوئی دوسرے معنی دیتا ہے۔

بعض الفاظ اتنے کثیر المعانی ہوتے ہیں کہ سیاق و سباق کے بغیر ان کے معنی متعین نہیں کئے جاسکتے ،اسی طرح بعض الفاظ وہ ہوتے ہیں جن کے اگرچہ معنی متعین ہوتے ہیں لیکن سیاق و سباق تبدیل ہوجانے سے ان کے معنی بدل جاتے ہیں۔ مثلا Pure کے معنی خالص ہوتے ہیں، لیکن جب اس کے ساتھ حسب ذیل کلمات ملتے جائیں تواس معنی تبدیل ہوتے جائیں گے

فصیح زبان Pure Language

سلیم الطبع آدمی Pure Man

صاف پانی Pure Water

خالص سونا Pure Gold

لہٰذاترجمہ کرتے ہوئے کسی بھی لفظ کے معنی کے مذکورہ تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے، تاکہ الفاظ کے صحیح معنی متعین کئے جاسکیں۔

چوتھا مرحلہ

ترجمہ کا اسلوب

ترجمہ نگاری کے دوران چوتھا مرحلہ فنی طور پر ترجمہ کے بنیادی اسالیب میں سے کسی ایک اسلوب پر ترجمہ کو ڈھالنا ہے، یہ مرحلہ ترجمہ کے تمام مراحلً کے مقابلہ میں مشکل اور نازک ترین مرحلہ ہوتا ہے، کہ ترجمہ کرتے وقت ہمیشہ مناسب تعبیر Translation Equivalent کو تلاش کرنا ہوتا ہے نہ کہ لفظی بدل Formal – Correspondent کو مبدل منہ کی جگہ رکھ دینا کافی ہوتا ہے۔

ترجمہ کے بنیادی اسالیب کا جائزہ لیا جائے تو مندرجہ ذیل اسالیب سامنے آتے ہیں۔

(1) متن کے ہر مفرد کلمہ کو دیکھا جائے اور اس کے مفہوم پر غور کیا جائے پھر اس کے بالمقابل مطلوبہ زبان میں مفردات کو اس طرح رکھا جائے کہ اس مفہوم کو ادا کر سکیں، پھر دوسرے کلمہ کو لے یہاں تک کہ ترجمہ کا عمل پورا ہو جائے، قدیم عرب مترجمین میں یہ بطریق یوحنا اور ابن ناعم الحمصی کا ترجمہ کرنے کا طریقہ رہا ہے۔

(2) مترجم متن کے پورے ایک جملہ کو لے اور اس کے معنی و مراد کو ذہن میں اتارے، پھر مطلوبہ زبان میں اس جملہ کو ادا کر دے، چاہے ترجمہ اور عبارت کے الفاظ میں یکسانیت ہو یا نہ ہو، یہ حنین ابن اسحاق اور جوہری کا ترجمہ کرنے کا طریقہ رہا ہے۔

(3) کلمہ کو اصل زبان کے انداز کے مطابق نقل کرنا، جس میں کلمہ کو اصل زبان میں اس کی پائے جانے والی ساخت کے مطابق نقل کر دیا جائے، البتہ کلمات کو منتقل کرتے وقت مطلوبہ زبان کی طرز ادائیگی و نطق کا لحاظ رکھا جائے گا۔ مثلاً عربی سے انگریزی میں اس طرح منتقل کیا جائے

الانتفاضہ Intifada

الجہاد Jihad

اسی طرح انگریزی سے عربی میں:

التکنولوجیا Technology

الدیمقراطیۃ Democracy

(4) مماثل ترجمہ: Translation Equivalent

ترجمہ کے اس اسلوب میں مطلوبہ زبان میں اس لفظ کے متبادل کو تلاش کیا جاتا ہے، اور یہ ترجمہ کا رواں، سلیس اور متداول اسلوب ہے جو کثرت سے استعمال ہوتا ہے، مثلا

العدسات اللاصقة Contact Lenses

(5) شکلی ترجمہ : Formal Correspondent

ترجمہ کے اس اسلوب میں لفظ کے مقابل اسکا ہو بہو مطلوبہ زبان کا لفظ نقل کر دیا جاتا ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ تعبیر اس زبان میں استعمال ہوتی ہو یا نہ ہو، مثلا

السيدة الأولى The First Lady

حرب باردة Cold War

السوق السوداء Black Market

پانچواں مرحلہ

ترجمہ کی تزئین و تحسین

ترجمہ کا پانچواں مرحلہ یہ ہے کہ متذکرہ بالا اسالیب میں سے کسی بھی اسلوب کے مطابق ترجمہ شدہ مواد کو مطلوبہ زبان کی عبارت کے قالب میں ڈھال دینے کے بعد اب ترجمہ کی نوک پلک درست کرنے اور اس میں ضرورت کے مطابق حذف اور اضافہ کرنے کا مرحلہ آتا ہے۔

یہاں ہم ان بعض بنیادی نکات کی طرف متوجہ کرتے ہیں جو ترجمہ نگاری کے اس مرحلہ میں نوآموز طلباء کے لئے معاون ثابت ہوں گے۔

سب سے پہلے اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ ترجمہ کا نقطہ آغاز وہ لمحہ ہے جب مترجم متن کو سمجھنے کی غرض سے قاری کی حیثیت سے اس متن کا مطالعہ شروع کرتا ہے اور اس کے مفہوم یا مفاہیم کو پوری طرح سمجھ کر مطمئن ہو جاتا ہے۔

اب اس کے بعد ترسیل کا مرحلہ آتا ہے، جس کے بارے میں ایک رائے یہ ہے کہ ترسیل وہ عمل ہے جس میں مترجم مصنف کی مجرد آگہی یا فن پارے کے اصل مفہوم کو قابلِ فہم علامتوں یعنی ترجمے کی زبان کے ذریعہ قارئین کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ عمل زیادہ پیچیدہ اور دقت طلب ہے۔ کیوں کہ ترجمے کے عام قارئین کو اس سے دلچسپی نہیں ہوتی کہ اصل تصنیف میں کیا تھا، یا اس کا اندازِ بیان کیا تھا، وہ تو ترجمے کو اصل کے نعم البدل کی حیثیت سے پڑھتے ہیں، اور اس میں جو کچھ ہوتا ہے وہی ان کے لیے سب کچھ ہوتا ہے۔

عملِ ترسیل کے دو مدارج ہیں: پہلا وہ ہے جہاں مترجم کے ذہن میں لفظ اور خیال ایک دوسرے میں تحلیل ہوتے ہیں، بہ الفاظِ دیگر مترجم کی مجرد آگہی اور فہم عبارت الفاظ کا پیکر اختیار کرتی ہے۔ ترسیل کا عمل مجرد سے غیر مجرد کی طرف ہوتا ہے اس لیے ترسیل کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ مترجم نے شاعر یا مصنف کی آگہی کو جو فہم عبارت کے دوران اس کے ذہن کا لازمی حصہ ہوتی ہے کس حد تک ترجمے کی زبان میں سمویا ہے۔

دوسری منزل وہ ہے جب مترجم، مصنف یا شاعر کی مجرد آگہی کو ایک نئی زبان میں قارئین کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ منزل مترجم کی تخلیقی اور فنی صلاحیتوں کی آزمائش کی منزل ہے، چنانچہ ترجمہ کا عمل مکمل ہو جانے کے بعد اس کو جانچنا اور اصل متن پر اس کو پیش کرنا چاہیئے، کہ مترجم ترجمہ سے فارغ ہونے کے بعد ترجمہ شدہ مواد اور اصل متن پر ایک نظر ڈالے کہ قاری کے دل و دماغ پر اصل متن جو تاثر مرتب کر رہا ہے آیا ترجمہ کے اندر بھی وہ قوت پائی جاتی ہے یا نہیں؟ اسی طرح یہ بھی دیکھا جائے کہ ترجمہ

متن کی مکمل ترجمانی کر رہا ہے اور اس میں پائے جانے والے پیغام کی واضح طور پر ترسیل کر رہا ہے یا اس میں کوئی ابہام پایا جاتا ہے؟ چنانچہ مندرجہ ذیل پہلوؤں سے ترجمہ کا جائزہ لیا جائے گا۔

۱) الفاظ کا ترجمہ صحیح ہو۔

۲) حتی الامکان عام فہم ہو۔

۳) سبک اور خوبصورت ہو۔

۴) ترجمہ حتی الامکان تحت اللفظ ہو، اصل عبارت کا محض خلاصۂ مطلب نہ ہو۔

۵) ترجمہ حتی الامکان محاورۂ زبان کے مطابق ہو۔

۶) ترجمہ اصل مضمون میں پائے جانے والے افکار اور آراء کا مکمل احاطہ کرتا ہو۔

۷) ترجمہ میں اصل مضمون کی سی سلاست اور وضاحت پائی جائے۔

خلاصہ

ہر کام کوانجام دینے کے لئے مختلف عملی مراحل ہوتے ہیں ، جن کو طے کرنے بعد ہی کوئی کام صحیح طور پر پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔اسی طرح ترجمہ نگاری بھی ایک نازک اور پیچیدہ عمل ہے اگر اس کو مرحلہ وار انداز میں پورا کیا جائے تو نہ صرف یہ کہ ترجمہ نگاری میں قدرے آسانی ہوگی بلکہ معیاری ترجمہ وجود میں لانے اور ترجمہ کے حسن و قبح کو جانچنے میں بھی یہ حکمت عملی معاون ثابت ہوگی۔

ترجمہ نگاری کو بنیادی طور پر پانچ مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جس میں مترجم ہر مرحلہ کو طے کرنے کے بعد ترجمہ شدہ مواد کا جائزہ لیتا رہے۔

۱: **فن ترجمہ کے اصول سے واقفیت :**

ترجمہ نگاری سے پہلے مترجم کو فن ترجمہ کے اصول و قواعد سے واقف ہونا ضروری ہے جن کو وہ دوران ترجمہ بروئے کار لاسکے۔

۲: متن کی تحلیل و تجزیہ :

ترجمہ نگاری کے دوسرے مرحلہ میں متن کی تحلیل اوراس کا تجزیہ کیا جائے گا ، جملوں کی نشست وبرخواست اور تراکیب ومتعلقات اور ابتداء وانتہاء کو دیکھا جائے گا، متن اگر عربی زبان سے تعلق رکھتا ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ جملہ میں کس جزء کا تعلق کس سے ہے، کلام کے مسند الیہ اور مسند کی شناخت کی جائے گی، اور دیکھا جائے گا کہ کون سا لفظ جملہ میں نحوی طور پر کیا حیثیت رکھتا ہے، آیا وہ مبتدا ہے یا خبر ہے، فاعل ہے یا مفعول ہے، جملوں میں پائی جانے والی ضمائر کے مراجع متعین کئے جائیں گے، صرفی اصول و قواعد کی رو سے صیغوں اور ابواب کی تعیین کی جائے گی، تاکہ ابواب کی خاصیات کے لحاظ سے ترجمہ میں مناسب الفاظ کا انتخاب کیا جاسکے، نیز یہ بھی دیکھا جائے گا کہ جملہ میں کوئی محذوفات تو نہیں ہیں جنہیں بلاغت کے پیش نظر حذف کردیا گیا ہو۔

اسی طرح متن اگر انگریزی زبان سے تعلق رکھتا ہو تو Subject , Predicate, Noun , Verb , اور دیگر اجزائے کلام کی تعیین کی جائے گی، اور جملہ میں ان کی حیثیت کو متعین کیا جائے گا۔یہی کام اردو زبان کے متن میں بھی کیا جائے گا، اور اردو زبان کے قواعد کی رو سے اجزائے کلام کی شناخت کی جائے گی۔

۳: الفاظ کے معانی کا تعین :

تیسرا مرحلہ الفاظ کے معانی کی گہرائی تک پہنچنا ہے تاکہ ان معانی کو مطلوبہ زبان کے الفاظ میں ڈھالا جاسکے ۔ کسی بھی لفظ کے معنی کے تین پہلو ہو سکتے ہین ،

لغوی معنی: Lexical Meaning : لغوی معنی سے مراد لغوی طور پر اس لفظ کے مادہ سے نکلنے والے معنی ہیں۔

اصطلاحی معنی : Technical Meaning : اصطلاحی معنی سے مراد لفظ کے لغوی معنی کے علاوہ کسی خاص فن میں اس لفظ کے کوئی متعین معنی مراد ہوتے ہیں۔

سیاقی معنی: Contextual Meaning : سیاقی معنی سے مراد وہ معنی ہیں جو سیاق کلام کے ذریعہ سمجھ میں آسکتے ہیں۔ کیوں کہ بعض الفاظ اتنے کثیر المعانی ہوتے ہیں کہ سیاق و سباق کے بغیر ان کے معنی متعین نہیں کئے جاسکتے ،اسی طرح بعض الفاظ کے اگرچہ معنی متعین ہوتے ہیں لیکن سیاق و سباق تبدیل ہوجانے سے ان کے معنی یکسر بدل جاتے ہیں۔

اگر کسی علمی کتاب کا ترجمہ کرنا مقصود ہے تو مترجم پر لازم ہے کہ پہلے اس کا بغور مطالعہ کرکے اصطلاحات کو نشان زد کرے اور پھر ان کی فہرست تیار کرلے ، اس کے بعد ان اصطلاحات کا موزوں ترجمہ تجویز کرکے شروع سے اخیر تک ہر جگہ وہی ترجمہ استعمال کرے تاکہ مفہوم میں یکسانیت رہے ۔

۴ : ترجمہ کا اسلوب :

چوتھا مرحلہ ترجمہ کو فنی طور پر ترجمہ کے بنیادی اسالیب میں سے کسی ایک اسلوب پر ڈھالنا ہے ،ترجمہ کے بنیادی اسالیب مندرجہ ذیل ہیں۔

- متن کے ہر مفرد کلمہ کو لیا جائے اور اس کے بالمقابل مطلوبہ زبان میں مفردات کو اس طرح رکھا جائے کہ وہ اس مفہوم کو ادا کرسکیں ، پھر دوسرے کلمہ کو لیاجائے یہاں تک کہ ترجمہ کا عمل پورا ہوجائے ، یہ بطریق یوحنااور ابن ناعم الحمصی کا طریقہ رہا ہے۔
- متن کے پورے ایک جملہ کو لیاجائے اور پھر چاہے ترجمہ اور عبارت کے الفاظ میں یکسانیت ہو یا نہ ہو مطلوبہ زبان میں اس جملہ کو ادا کردے ، یہ حنین ابن اسحاق اور جوہری کا طریقہ رہا ہے ۔
- کلمہ کو اصل زبان میں اس کی پائے جانے والی ساخت اور انداز کے مطابق نقل کردیا جائے ،البتہ کلمات کو منتقل کرتے وقت مطلوبہ زبان کی طرز ادائیگی و نطق کا لحاظ رکھا جائے گا۔
- مطلوبہ زبان میں اس لفظ کے متبادل کو تلاش کیا جائے یہ مماثل ترجمہ کہلاتا ہے ۔

- لفظ کے مقابل اسکا ہو بہو مطلوبہ زبان کا لفظ نقل کر دیا جائے، قطع نظر اس سے کہ وہ تعبیر اس زبان میں استعمال ہوتی ہو یا نہ ہو، یہ شکلی ترجمہ کہلاتا ہے۔

ترجمہ کا پانچواں مرحلہ یہ ہے کہ متذکرہ بالا اسالیب میں سے کسی بھی اسلوب کے مطابق ترجمہ شدہ مواد کو مطلوبہ زبان کی عبارت کے قالب میں ڈھال دینے کے بعد اب ترجمہ کی نوک پلک درست کی جائے اور اس میں ضرورت کے مطابق حذف اور اضافہ کیا جائے۔ نیز یہ بھی دیکھا جائے کہ ترجمہ متن کی مکمل ترجمانی کر رہا ہے اور اس میں پائے جانے والے پیغام کی واضح طور پر ترسیل کر رہا ہے یا اس میں کوئی ابہام پایا جاتا ہے؟

سوالات

1. ترجمہ نگاری کی اہم شرائط کو بیان کیجئے۔
2. متن کی تحلیل و تجزیہ کے دوران کن کن امور کو پیش نظر رکھا جائے گا مفصل بیان کیجئے۔
3. کسی بھی لفظ کے معنی کے امکانی طور پر کتنے پہلو ہو سکتے ہیں، اپنی کتاب کی روشنی میں قلمبند کیجئے۔
4. ترجمہ کے بنیادی اسالیب پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔
5. اصطلاحات کے ترجمہ میں کن امور کو ملحوظ رکھا جائے گا بیان کریں۔
6. ترجمہ نگاری کے عملی مراحل پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔